اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ○ (القصص:85)

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ۔وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ

صور کی آنکھ سے بیت اللہ کا دیدار:۔

حضرت جیؒ فرماتے ہیں کہ میں بچپن میں اپنی والدہ صاحبہ کو دیکھتا کہ وہ ہر نماز کے بعد تسبیح کو لے کر بیٹھ جاتیں اور ایک آنکھ بند کر کے اس کی طرف دیکھتی رہتیں اصل میں اس تسبیح بیت اللہ شریف کی تصویر تھی جو کہ ایک آنکھ بند کر کے نظر آتی تو والدہ صاحبہ بڑی دیر تک بیٹھی رہتیں اور دل میں تڑپ رکھتیں کہ اے اللہ ہمیں اپنے گھر کی حاضری نصیب فرما تو ایک وقت آیا کہ ان کی کئی سالوں کی تڑپ رنگ لائی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حاضری نصیب فرمائی تڑپ سچی ہو تو اللہ تعالیٰ بغیر ظاہری اسباب کے بھی راستے بنا دیتے ہیں۔

گوالہ کی سچی طلب کا عجیب واقعہ:۔

حضرت مولانا ادریس صاحب کاندھلویؒ جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث تھے اور بڑے بزرگ تھے وہ لاہور کے ایک گوالے کا واقعہ سنایا کرتے کہ ایک گوالہ تھا اسے اللہ کا گھر دیکھنے کا بڑا شوق تھا لیکن اس کے پاس وسائل نہ تھے ہر سال اس کی تڑپ میں اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ایک مرتبہ اس نے دل میں ٹھان لی کہ اس مرتبہ ضرور ہی چلا جاؤں گا تو وہ لوگوں سے پوچھتا ہوا کسی نہ کسی طرح لاہور سے کراچی پہنچ گیا وہاں سے پھر اس نے پتہ کیا کہ حجاج کہاں سے جاتے ہیں تو کسی نے کہا کہ مدینۃ الحجاج میں حجاج کے کاغذات تیار کئے جاتے ہیں وہاں چلے جاؤ وہ وہاں گیا اور کہنے لگا میں نے اللہ کے گھر جانا ہے لوگوں نے کہا کہ

کاغذات، پاسپورٹ وغیرہ کہاں ہیں تو کہنے لگا کہ کچھ بھی نہیں ہے لیکن میں نے جانا ضرور ہے لوگ حیرانگی سے اس کی طرف دیکھتے لیکن وہ تڑپ لئے کہتا رہا کہ میں نے ضرور جانا ہے آخر جانے کا دن آ گیا تو اس نے سامان رکھنے والوں میں سے ایک بندے کے ساتھ معاملہ طے کرلیا کہ تم یہاں بیٹھو تمہاری جگہ میں مزدوری کرتا ہوں اور جہاز پر سامان لا دیتا ہوں وہ بندہ بھی مان گیا چنانچہ وہ نوجوان سامان رکھتا رہا آخر کار جب آخری مرتبہ سامان رکھنے جا رہا تھا تو وہیں جہاز پر وردی اتار کر اپنا لباس پہنا اور اس کی وردی واپس بھجوادی اب ہزاروں لوگ جہاز پر سوار تھے اور یہاں چیکنگ بھی کوئی نہ تھی الغرض جہاز چل پڑا تو وہ کبھی ادھر بیٹھ جاتا کبھی ادھر بیٹھ جاتا لوگ سمجھتے کہ یہ اپنے کمرے میں بیٹھا بیٹھا تھک گیا ہے اسی دوران اس کی وہاں ایک مسافر سے دوستی ہوگئی اس نے اس سے کہا کہ جب جدہ شہر آجائے تو مجھے بتا دینا چنانچہ جب جدہ شہر کی روشنیاں نظر آئیں تو اس نے اسے بتا دیا کہ سامنے جدہ شہر ہے تو اس نوجوان نے سمندر میں چھلانگ لگا دی اب اس کا دوست بڑا پریشان ہوا کہ نوجوان کہاں گیا لیکن ڈر کے مارے اس نے کسی کو بتایا بھی نہیں اور آخر کار وہ جدہ پہنچا پھر مکہ مکرمہ کو چل دیا حج مکمل کرنے کے بعد جمرات کے وقت اس نے اسی نوجوان کو دیکھا کہ وہ عربی چوغہ پہنے ہوئے نماز ادا کر رہا ہے نماز سے فراغت کے بعد اس نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ تو اس نے کہا کہ آؤ تمہیں تفصیل بتاؤں چنانچہ وہ اس کو باہر لے آیا اور نئی گاڑی میں بٹھا کر ایک کوٹھی میں لے گیا اور ایک خوبصورت ڈرائینگ روم میں اسے بٹھایا اور بتانے لگا کہ مجھے بیت اللہ شریف دیکھنے کی بہت زیادہ تڑپ تھی اور جدہ شہر جب مجھے نظر آیا تو میں نے چھلانگ لگا دی کہ اے اللہ چھلانگ لگانا میرا کام ہے باقی تیرا کام ہے چنانچہ میں ڈوبتا ڈوبتا کنارے پر جالگا میرے پیٹ میں پانی پڑ گیا تھا میں بے ہوش ہو گیا اور بے ہوشی کی حالت میں ہی میرے پیٹ سے پانی بھی نکل گیا اب میں سائیڈ پر لگی ہوئی گرل کے ساتھ ساتھ چلتا گیا آخر گرل ایک مکان کے ساتھ ختم

ہوئی وہاں میں نے دیکھا کہ دو آدمی گائے کا دودھ دوہنے کی کوشش کر رہے ہیں لیکن گائے ان کے قابو میں نہیں آ رہی چنانچہ میں نے اشاروں میں انہیں سمجھایا کہ میں اس کا دودھ نکال کر تمہیں دے سکتا ہوں انہوں نے مالکن سے پوچھا جو کہ سی پورٹ کے انچارج کی بیوی تھی اور اس کا بچہ چونکہ ماں کا دودھ نہیں پیتا تھا اس لئے ماں کو ضرورت بھی تھی کہ گائے کا دودھ نکالا جائے چنانچہ وہ راضی ہو گئی اور میں چونکہ تجربہ کار تھا اس لئے میں نے انہیں چار کلو دودھ نکال کر دے دیا وہ بڑی خوش ہوئی اور جب اس کا خاوند گھر آیا تو اس نے کہا کہ یہ بندہ بڑا کام کا ہے اس اپنے پاس رکھ لیتے ہیں ہمارے بچے کے لئے بڑی آسانی ہو جائے گی لیکن میں اس سے کہتا رہا کہ میں نے تو اللہ کے گھر کی زیارت کے لئے جانا ہے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے لیکن ابھی تم ہمارے پاس رہو چنانچہ میں ان کے ساتھ رہنے لگا اب اس عورت کے باپ کو جب پتہ چلا کہ ان کے گھر ایک گوالا موجود ہے جو کہ بہت اچھا کام کرتا ہے تو اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ میرے پاس بارہ کے قریب بھینسیں ہیں یہ بندہ میرے حوالے کر دو اور میں تمہارا کہیں اور انتظام کر دوں گا چنانچہ میں اس کے پاس مکہ مکرمہ پہنچ گیا وہاں جب میں نے اس کی بھینسوں کا دودھ نکالا تو وہ بڑا خوش ہوا لیکن میں اپنی بات پر اڑا رہا کہ میں نے تو اللہ کے گھر کی زیارت کرنے جانا ہے چنانچہ اس نے کہا کہ میں تمہیں گاڑی بھی دوں گا رہائش بھی دوں گا اور تمہیں اللہ کے گھر کی زیارت کا موقع بھی ملتا رہے گا چنانچہ میں راضی ہو گیا اب میں نے حج بھی کر لیا ہے اور اب جب بھی چاہتا ہوں حرم میں نمازیں بھی پڑھ لیتا ہوں انہوں نے میری فیملی کو بھی میرے پاس یہیں بلوا لیا ہے اور میں یہاں بہت خوش ہوں کہ اللہ نے میری مراد پوری کر دی۔ حضرت کاندھلویؒ یہ واقعہ سنا کر فرمایا کرتے کہ کاش لاہور کے ایک گوالے کے دل میں اللہ کا گھر دیکھنے کی جو تمنا تھی وہ تمنا ہمارے دل میں بھی آ جاتی۔

حج کس بنیاد پر ہوتا ہے؟ ہمارے اکابر سالوں دعائیں مانگتے اور آتے ہوئے گھر کے برتن تک بیچ ڈالتے

پھر کہیں خرچہ پورا ہوتا۔ان چیزوں کا تعلق اعمال سے ہوتا ہے مال سے نہیں اس لئے کہ اگر کوئی کہے کہ میں مال کے زور پر حج کروں گا تو پھر دنیا کے مالدار سب سے زیادہ حج وعمرہ کرنے والے ہوتے۔

عبرتناک واقعہ:۔

حضرت جیؒ فرماتے ہیں کہ امریکہ سے ایک جوڑا حج کو چلا جس کو وی آئی پی حج کا مرض لاحق تھا انہیں اپنے پیسے پر بڑا ناز تھا جو چیز بھی دیکھتے اس پر تنقید کرتے رہتے اب جب وہاں جا کر ذی الحجہ کے ایام شروع ہوئے تو پانچ چھ ذی الحج کا واقعہ ہے کہ اس کے خاوند کو ہارٹ اٹیک ہو گیا چنانچہ اسے آئی سی یو میں رکھا گیا اور جب عرفات جانا تھا تو ہسپتال والوں نے کہا کہ یہ فارم بھر دیں تا کہ ہم آپ کو وقوف عرفات اپنی نگرانی میں کروا دیں گے لیکن اس نے آگے سے کہا کہ میں یہ فارم نہیں بھروں گا کیونکہ میں اللہ کا گھر دیکھنے آیا تھا تو اللہ نے مجھے ہارٹ اٹیک کیوں کیا؟اس لئے میں عرفات نہیں جاؤں گا اس کی بیوی سے کہا گیا کہ آپ فارم بھر دیں تو اس نے بھی انکار کر دیا چنانچہ لوگوں نے حج ادا کر لیا لیکن وہ جوڑا حج کئے بغیر واپس آ گیا

حسرت ہے اس مسافر مضطر کے حال پر　　جو تھک کے رہ گیا ہو منزل کے سامنے

منزل سامنے ہے لیکن توفیق چھن گئی،جو مال کے ناز پر آتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں قریب لا کر بھی محروم لوٹا دیتے ہیں۔اس لئے اس چیز کا تعلق اعمال کے ساتھ ہے جتنی طلب ہو گی اتنے ہی رستے کھلتے جائیں گے۔

بار بار حج عمرہ کیسے نصیب ہو؟ بار بار حج وعمرہ کیسے نصیب ہو سکتا ہے اس کا طریقہ آپ ایک مثال سے سمجھ سکتے ہیں کہ اسکول کے ہیڈ ماسٹر کو کرکٹ کی ٹیم کے کھلاڑیوں کے نام لکھنے ہوں تو جو اچھا کھیلنے والا ہو تو ہیڈ ماسٹر صاحب بغیر کسی کے مشورہ سے اس کا نام پہلے ہی لکھ لیتے ہیں اسی طرح جو حرم میں آ کر نگاہ کی

حفاظت کرتا ہے اللہ کی یاد میں وقت گذارتا ہے آداب حرم کا خیال رکھتا ہے یکسوئی کے ساتھ عبادت کرتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ آئندہ سالوں میں بھی حجوں اور عمروں کیلئے اس کا نام پہلے ہی لکھوا دیتے ہیں۔

پلکوں کے بل اللہ کے گھر کی حاضری:۔

ابراہیم بن ادھمؒ بلخ سے عمرہ کے لئے چلے چنانچہ ہر قدم پر دو رکعت نفل پڑھتے ہوئے ڈھائی سال کے عرصہ میں وہاں پہنچے تو طواف کر کے مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نفل پڑھے اور دعا مانگی کہ یا اللہ لوگ یہاں پر پاؤں سے چل کر آتے ہیں میں تو پلکوں کے بل چل کر تیرے گھر پہنچا ہوں۔

رابعہ بصریہ کا عارفانہ جواب:۔

ابراہیم بن ادھمؒ اپنے عمرہ سے فارغ ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت حرم میں آئی تو اس کے اوپر تجلیات ذاتیہ کا ورود اور نور کی بارش ایسی ہو رہی ہے جیسی تجلیات بیت اللہ شریف پر تھیں تو انہوں نے پوچھا کہ میں تو ہر قدم پر دو رکعت پڑھ کر آیا ہوں تو مجھے یہ مقام نہ ملا تو نے کونسا عمل کیا ہے کہ یہ مقام حاصل ہوا؟ تو انہوں نے جواب میں فرمایا، ابراہیم تو یہاں سر نیاز لے کر آیا ہے میں یہاں دل نیاز لے کر آئی ہوں تو جھکنے والا سر لے کر آیا ہے میں یہاں جھکنے والا دل لے کر آئی ہوں۔اس بارگاہ میں جو جتنی عاجزی دکھائے گا اتنا ہی اس کا استقبال ہوگا۔

ایک اپاہج کا عاشقانہ حج:۔

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ ایک سخت دوپہر میں کسی کام سے گھر سے باہر نکلا اس وقت پرندے بھی اپنے اپنے مساکن میں چھپے بیٹھے تھے میں نے دیکھا کہ ایک اپاہج نوجوان ہے جو گھسٹ گھسٹ کر چل رہا ہے میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ میں حج کو جا رہا ہوں تو میں نے کہا کہ تھوڑی دیر میرے گھر آرام کر لو کہنے لگا کہ تم تو پاؤں کے ساتھ چل سکتے ہیں اگر میں نے اسی طرح رکنا شروع کر دیا تو شاید حج کے دنوں

تک وہاں نہ پہنچ سکوں پھر میں نے کہا کہ ایسا کرو کہ میں تمہارے لئے سواری کا انتظام کر دیتا ہوں تو کہنے لگا مالک میں تو تجھے بڑا عقلمند سمجھتا تھا یہ بتاؤ کہ جو غلام اپنے مالک کو ناراض کر لے تو وہ کیا اس کو منانے کیلئے سواری پر جائے گا یا گھسٹ گھسٹ کر جائے گا چنانچہ وہ چلا گیا اللہ تعالیٰ نے میرا بھی سبب لگا دیا اور میں بھی حج کو چل دیا جب میں وہاں رمی جمار کر کے واپس آنے لگا تو دیکھا کہ ایک جگہ مجمع لگا ہوا ہے تو دیکھا کہ ایک نوجوان دعا مانگ رہا ہے اور سب اس کی دعا سن رہے ہیں تو میں نے دیکھا کہ یہ تو وہی نوجوان ہے جو کہہ رہا تھا کہ اے اللہ میں نے شیطان کو کنکریاں مار کر اس سے اپنی نفرت کا اظہار بھی کر دیا ہے قربانی کا وقت ہے میرے پاس تو صرف احرام کے کپڑے ہیں قربانی کے نام پر اے میرے مولیٰ ! میں اپنی جان تیرے نام پر قربان کرنا چاہتا ہوں میرا اندرانہ قبول کر لیجئے ! اس نوجوان نے کلمہ پڑھا اور اپنی جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔

زندگی کا انمول وقت :۔

یہ انمول وقت ہوتا ہے جب انسان اللہ کے گھر میں حاضری دے رہا ہوتا ہے تو اس وقت کو غنیمت جاننا چاہیے اور نہایت خشوع وخضوع کے ساتھ اپنا وقت عبادات میں گذارنا چاہیے اب دیکھنے میں تو یہ ایک گھر ہے لیکن اصل میں گھر والے کی محبت اس گھر کی طرف کھینچ کر لاتی ہے۔

مجنو نے کہا تھا:

اطواف علی جدارد یار لیلیٰ اقبل ذا الجدارو ذا الجدارا
میں لیلیٰ کی گلیوں کا طواف کرتا ہوں کبھی اس دیوار کو بوسے دیتا ہوں کبھی اس کو
وما حب الدیار شغفن قلبی ولکن حب من سکن الدیارا
اور اس گھر کی محبت نے میرے دل کو نہیں کھینچا لیکن اس گھر والے نے میرے دل کو بے خود کیا

اصل مقصد یہ ہے کہ فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ (قریش:3) اس گھر کے رب کی عبادت کرو۔

تجلیاتِ الٰہی کا طواف:۔

حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ طواف کے دوران ایک لڑکی کو دیکھا کہ اونچی آواز میں عاشقانہ اشعار پڑھ رہی تھی جیسے کوئی محبّ اپنے محبوب کی جدائی میں ترس گیا ہو۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تو ایسے عاشقانہ اشعار اتنی اونچی آواز میں پڑھنا مناسب نہیں تو کہنے لگی کہ حسن بصریؒ تم یہ بتاؤ کہ اس گھر کا طواف کر رہے ہو یا اس کی تجلیات کا؟ میں نے کہا کہ اس گھر کا۔ تو وہ مسکرا کر کہنے لگی اے حسن! جن کے دل پتھر ہوتے ہیں وہ پتھر کے گھر کا طواف کرتے ہیں اور جن کے دل زندہ ہوتے ہیں وہ اس گھر کی تجلیات کا طواف کرتے ہیں۔

مرشد عالمؒ کا طرز تلاوت:۔

حضرت مرشد عالمؒ فرماتے تھے کہ میں نے زندگی کے ایک حج میں ایسا کیا کہ بیت اللہ شریف کے سامنے بیٹھ کر قرآن کی تلاوت کرتا تھا اور ہر ہر آیت کو پڑھ کر وہ آیت جیسی ہوتی اگر بشارت والی ہوتی تو اللہ سے جنت مانگتا اور اگر ڈرانے والی ہوتی تو جہنم سے پناہ مانگتا، ہر آیت پڑھ کر دعا مانگتے مانگتے بالآخر میں نے الحمد سے والناس تک قرآن مکمل کیا۔ ہم اگر اور کچھ نہیں تو کم از کم ایک سورت تو ایسی طرح ضرور پڑھ لیں۔

اللہ رب العزت ہمیں صحیح کیفیات کے ساتھ، محبت کے ساتھ، شوق کے ساتھ بیت اللہ شریف میں اپنا وقت گذارنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ